تبصرۂ کتب

ڈاکٹر عرفان شہزاد

ناول: خدا بول رہا ہے

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ناول نگار : ابو یحییٰ

صفحات : ۲۴۳

قیمت : ۳۰۰

تبصرہ نگار : ڈاکٹر عرفان شہزاد

ہمارے محترم جناب ابو یحییٰ ریحان احمد یوسفی کا نیا ناول ''خدا بول رہا ہے'' پڑھنے بیٹھا تو ایک حیرت، ایک بے خودی کی کیفیت میں پڑھتا ہی چلا گیا۔ معلوم تب ہوا جب ناول ختم ہو گیا۔ دیکھا تو میری آنکھیں اشک بار تھیں۔ سچ کہوں، آنکھیں اشک بار نہیں تھیں، میں اندر سے بہت رو رہا تھا، دل پگھل کر حلق میں آ پھنسا تھا۔ خدا سے مل کر آدمی روئے نا، یہ تو نہیں ہو سکتا، اور یہ ملنا بھی تو بہت دن بعد جو ہوا تھا۔

غفلت کی کتنی تہیں ہیں، جو ہمارے اور خدا کے درمیان حجاب بن گئی ہیں۔ ان تہوں کو اتارنے کے لیے جو قرآن اتارا گیا تھا، اس کو بھی ہم نے کبھی غلاف کی تہوں میں تو کبھی منطق و فلسفہ، تصوف و کلام، روایات و خرافات اور مسلک اور تعصب کی تہوں میں گم کر دیا ہے۔ یہ ناول ان حجابوں کو ایک ایک کر کے اتارتا ہے اور ہمیں قرآن کی آواز بے غبار کر کے سناتا ہے کہ:

''لوگو اللہ کی عبادت کرو، جس نے تمھیں پیدا کیا۔ تم ایک روز اس کے حضور لوٹ کر پیش ہو گے۔ وہاں تمھارے

ہر عمل کا حساب ہوگا۔ جس نے خدا کی عبادت، بندوں کی خدمت اور سچائی پر خود کو قائم رکھا اور دوسروں کو بھی اس پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کی، وہی نجات پائے گا۔ باقی لوگ جہنم کے کوڑے خانے میں ہمیشہ کے لیے بلکتے سسکتے چھوڑ دیے جائیں گے۔'' (۱۹۷)

میں عموماً اصلاحی قسم کے ناول پڑھنے کے لیے مائل نہیں ہو پاتا۔ اس میں ادب ایک طرف رہ جاتا ہے اور پند و نصیحت غالب آ جاتی ہے۔ مگر یہ ناول کچھ اور چیز ہے۔ عجب درد دل اور بصیرت سے لکھا ہوا ہے کہ غفلت ہو یا تنقیدی اپچ، ہر رکاوٹ کو عبور کر کے قاری کے دل پر جا دستک دیتا ہے۔ ایسی صدا لگاتا ہے کہ کوئی اہل دل اس سے کان بند نہیں کر سکتا۔ اس ناول کو پڑھنے میں گزرا وقت، زندگی کا قیمتی ترین سرمایہ ہے:

دل کے لیے ہزار سود ایک نظر کا زیاں

یہ ناول ''جب زندگی شروع ہوگی'' سے شروع ہونے والی داستان کی چوتھی قسط ہے۔ اس داستان کا آغاز دنیا میں حق و باطل کی کش مکش اور آزمایش کی خدائی اسکیم کی داستان سے شروع ہو کر موت کے بعد میدانِ حشر کی منزل، اور اس کے آگے، اس ناول میں، جنت میں داخلے اور اس کے برتنے تک پہنچ کر یہ داستان اختتام پذیر ہوتی ہے۔ اس ساری داستان میں قرآن کے پیغام کو بار بار واضح کیا گیا ہے کہ وہ انسان کو موت کے بعد کی ہمیشہ کی زندگی کی کامیابی کے لیے اس دنیا میں ایمان و عمل کا مطلوبہ معیار اختیار کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ اس داستان کے اگلے حصوں، یعنی ''قسم اس وقت کی'' اور ''آخری جنگ'' میں بہت سے عقلی، اخلاقی و شرعی مسائل مثلاً الحاد، لاادریت، صبر و شکر کی حقیقت، فقہی تفصیلات اور پیچیدگیوں سے ہٹ کر نکاح و طلاق کا شرعی طریقہ، گھریلو ناچاقی وغیرہ کو بھی قرآن کی روشنی میں داستان کی شکل میں بڑی عمدگی سے سمجھایا گیا ہے۔

موجودہ ناول ''خدا بول رہا ہے'' میں خدا سے روٹھے ایک عام مسلمان کی خدا کی طرف پلٹنے کی داستان بیان ہوئی ہے، جو ہمارے آج کے سماج کا بہت بڑا مسئلہ ہے، مگر اس کا ادراک نہایت ہی کم لوگوں کو ہے اور اس کا علاج تو اس سے بھی کم کو معلوم ہے۔ یہ ناول اس درد کا درمان کرتا ہے۔

مصنف نے قرآن کے پیغام کو کیسی سادہ بیانی سے بیان کیا ہے ملاحظہ کیجیے:

''اگر آپ اجازت دیں تو کیا میں یہ سوال کر سکتا ہوں کہ کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ جنت میں جائیں گی؟''

(۱۴۵)

بعض جملے تو آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں:

’’خدانے دنیاانسانوں کےامتحان کے لیے بنائی تھی،مگرانسان پچھلی دنیامیں بیشتر وقت خدا کاامتحان لیتے رہے۔ اللہ میاں یہ کردیں۔اللہ میاں وہ کردیں۔کردیں گےتوٹھیک ہےورنہ ہم نے نہ آپ کو ماننا ہےاورنہ آپ کی بات کو ماننا ہے۔‘‘(۷۵)

’’ایک لڑکی کومرد سے دوطرح کا تحفظ چاہیے ہوتا ہے۔ایک یہ کہ وہ اس مرد کے ساتھ ہونے پرخودکو دوسرے مردوں کے شر سے محفوظ سمجھے۔دوسرے یہ کہ خوداس مرد کے شر سے بھی محفوظ رہے۔‘‘(۲۰۳)

مصنف ایک جگہ بہت خوب صورت مثال سے سمجھا تا ہے کہ کس طرح قرآن کی اہمیت کم کی گئی۔کہانی کا کردار ایک لکیر کھینچتا ہےاور کہتا ہے کہ اسے چھوئے بغیر چھوٹا کر کے دکھاؤ۔مخاطب کہتا ہے کہ یہ ناممکن ہے۔کرداراس کے ساتھ مزیداس سے بڑی لکیریں لگا کر دکھاتا ہے کہ دیکھواب یہ لکیر دوسری لکیروں سے چھوٹی نظر آنے لگی۔قرآن کے ساتھ بھی یہی ہوا ہے۔اس کو چھوٹا نہیں کیا گیا۔مگراس کے ساتھ دوسری چیزوں کو عملی طور پراس سے بڑااوراہم مان لیا گیااورقرآن کی اہمیت ختم ہوتی چلی گئی۔

ایک جگہ مصنف کی غیرتِ قرآن کچھ اس طرح جوش کھاتی نمودار ہوتی ہے:

’’حقیقت یہ تھی کہ مذہب کے نام پر دنیامیں جو کچھ بھی پایا جاتا ہےاس میں کوئی چیز قرآن کے مقابلے کی نہیں۔ کون سی چیز ہےجس کی حفاظت کا وعدہ اللہ نے کررکھا ہے۔کون سی چیز ہےجس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ باطل اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے۔کون سی چیز ہے جسے انسانیت اوراہل ایمان کے لیے ہدایت کہا گیا ہے۔ کون سی چیز ہے جسے دوسری مذہبی چیزوں کوتولنے کا میزان یعنی ترازواوران کو پرکھنے کی کسوٹی کہا گیا ہے۔کون سی چیز ہےجس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کے کلام الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں۔کون سی چیز ہے جس کے متعلق آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس کی شکل میں خدابول رہا ہے۔کوئی ہے؟کوئی نہیں۔‘‘(۱۴۰)

اس ناول میں مصنف نے انسانی جذبات اورنفسیات کے بارے میں اپنے گہرے مشاہدے کا ثبوت بھی دیا ہے، جس سے ناول کی کہانی ہمارے اورقریب آجاتی ہے،مثلاً کہانی کی ایک کردار،اسریٰ احمد کے بارے میں لکھا ہے:

’’اسریٰ ہروقت مردوں کے بیچ میں رہتی تھی۔وہ اندر سے مردوں سے خوفزدہ تھی،اپنے خوف کو چھپانے کے لیے وہ بظاہر بہت سخت بن چکی تھی مگراس سختی کوخود پرطاری رکھنے کی وجہ سے وہ کچھ تھک جاتی تھی۔‘‘(۱۳۶)

اسریٰ جب وقار سے شادی کا فیصلہ کرلیتی ہےتو اس کے اظہار کے لیے وہ فائل پراپنے نام کے آگے لکھا اپنا خاندانی نام کاٹ کر کہانی کے ہیرو کا نام لکھ لیتی ہے۔یہ ہمارے معاشرتی پسِ منظر میں عورت کی نفسیات کا دل چسپ

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

بیان ہے۔اسی طرح دفاتر میں کولیگز کی آپسی گپ شپ حقیقت سے بہت قریب ہے۔انسان کا ضمیر کس طرح دیر سے اثر پذیر ہوتا ہے، معاشی عدم تحفظ کا شکار نوجوان، جمال، اس کی مثال ہے۔ضمیر بیدار ہونے کے باوجود بھی وہ معاش کے خوف سے مکمل خلاصی نہیں حاصل کر پاتا۔اسی طرح بوڑھی والدہ کی ممتا بھری جذباتی بلیک میلنگ بھی خوب صورتی سے بیان کی گئی ہے۔حتیٰ کہ برتن دھونے کی جو تفصیل اور اس سے اخذ کردہ نتائج، مصنف کے مشاہدے یا تجربے یا دونوں پر دلالت کرتی ہے۔

بعض جگہ مصنف نے لطیف حسِ مزاح کا ذائقہ بھی چکھایا ہے اور بعض جگہ جذبات و احساسات کو مؤثر مگر سادہ استعاراتی زبان میں بیان کیا ہے۔شادی کا پروپوزل ملنے پر کہانی کے دو مرکزی کرداروں کی گفتگو دیکھیے:

''اسریٰ! آپ قرض ادا کرتے کرتے سود ادا کرنے پر آ گئی ہیں۔سود کھانا ہمارے مذہب میں حرام ہے۔میں یہ سود نہیں کھا سکتا۔''

''یہ سود نہیں ہے انویسٹمنٹ ہے۔میں بزنس وومن ہوں۔خسارے کا سودا نہیں کرتی۔'' (۲۱۳)

جنت اور اس کے مناظر کی منظر کشی اگرچہ کسی انسان کے تخیل کے بس کی چیز نہیں، مگر اس میں بھی مصنف نے وہ کیفیت پیدا کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے کہ قاری خود کو جنت کے ماحول میں کرداروں کے ساتھ چلتا پھرتا اور ان کی گفتگو سنتا محسوس کرتا ہے۔

اس ناول کو پڑھنا ایک دریافت ہے: خدا کی دریافت، قرآن کی دریافت اور خود اپنی اور اپنے مقصدِ حیات کی دریافت۔مصنف نے دل جلا کر سرِ عام رکھ دیا ہے، اب جس کے جی میں آئے وہ پائے روشنی۔

ہر دردمند دِل کو رونا مِرا رُلا دے
بے ہوش جو پڑے ہیں، شاید اُنھیں جگا دے

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website), please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"